

بڑھتے بڑھتے لاقنہ ہی ہو جائے۔

۶۔ شرح : میں پھر اپنی ہلکیوں کا قلم دل کے لہو میں ڈبو رہا ہوں۔

قصہ یہ ہے کہ اپنے دامن پر بیل بوٹوں کے گلزار بناؤں اور یہی اس سامان کا اصل مطلب ہے۔

۷۔ شرح : میرے دل اور میری آنکھوں کے درمیان پھر کشمکش

شروع ہو گئی ہے۔ آنکھیں چاہتی ہیں کہ محبوب کے دیدار کی لذت نصیب ہو۔

دل کی آرزو یہ ہے کہ اس کے خیال ہی میں گن رہے، یعنی دونوں نے اپنی

اپنی ضرورت اور طبیعت کے مطابق سامان تیار کر لیا ہے۔

۸۔ لغات : پندار : خیال، عذر، تکبر

شرح : میرا دل پھر ملامت کے کوچے میں سیر و گردش کے لیے جا

رہا ہے اور غرور و تکبر کے جس تہکدے کا وہ پجاری تھا، اسے ویران کر

چکا ہے۔

مطلب یہ کہ میرے دل کو اپنے حال پر بڑا عذر و تکبر تھا اور وہ کوئی

ایسا قدم اٹھانے کے لیے تیار نہ تھا، جو نا ذیبا سمجھا جائے، لیکن آخر وہ دور

آگیا کہ اسے غرور و تکبر سے دست کش ہو کر طعن و ملامت کے کوچے میں جانا پڑا

۹۔ شرح : شوق یعنی عشق پھر کسی خریدار کی تلاش میں ہے۔ عقل،

دل اور جان کا سرمایہ پیش کر رہا ہے، جو چاہے، خرید لے۔

ظاہر ہے کہ عقل، دل اور جان صرف محبوب خرید سکتا ہے اور مقصود

یہی ہے کہ عشق پھر ہمیں اپنا سب کچھ نذر محبوب کرنے پر آمادہ کر رہا ہے۔

۱۰۔ گل و لالہ سے مراد حسین و جمیل لوگ ہیں۔

شرح : خیال پھر حسینوں کی طرف دوڑ رہا ہے اور نگاہ نے سیکڑوں

گلستانوں کا سامان کر لیا ہے گویا جب تک نگاہ سیکڑوں ہا عوں کا سامان نہ کر

لے، اس وقت تک حسینوں پر خیال دوڑانا مناسب ہی نہیں۔